https://doi.org/10.58352/tis.v47i2.873

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

قانون شریعت میں غیر مسلموں کے حقوق اور ان کا پاکستان میں اطلاق

RIGHTS OF NON-MUSLIMS IN A SHARIA AND ITS APPLICATION IN PAKISTAN

Muhammad Aman ullah
Senior Office Assistant, State Life Insurance
Corporation of Pakistan
amanullahslic@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Ishaq
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
University of Chakwal
muhammad.ishaq@uoc.edu.pk

Abstract:

Islam has come as a mercy for all mankind. Islam has set rules for each class. While Islam has ordered the establishment of an Islamic state, Islam has also ordered the state to protect its citizens and provide them with facilities. In terms of religion, there are two types of citizens of an Islamic state. They will either be Muslims or non-Muslims. In the Islamic state, the rights and duties of both classes are determined. Islam has clearly ordered the protection of non-Muslim citizens. While Islam has ordered non-Muslims to pay jizya for the protection of their lives, for this purpose it is the responsibility of the state that the all economic, social and religious rights will be protected .in the light of Islamic laws, it is known that both Muslims and non-Muslims are equal in the sanctity of humanity. In Sharia laws, the blood of a non-Muslim is equal to the blood of a Muslim. Where non-Muslims have been given religious freedom, they have also been given the right to live their private lives freely. Joking with non-Muslims is also prohibited. An important and attention-seeking issue is that the minorities in Pakistan do not have religious freedom and the minorities are oppressed. The Pakistani government is unable to fulfill their rights due to public fear and intimidation. In this article, the challenges and solutions to the problems faced by non-Muslims will be presented with reference to contemporary times in the light of Sharia and Pakistani laws.

Keywords: *Islam, Non-Muslims, Sharia, Rights*

اسلام نے ہر طبقہ کے لئے اصول و قوعد مقرر کئے ہیں۔ جہاں اسلام نے ایک اسلامی ریاست کے قیام کا حکم دیا ہے تو وہی پر اسلام نے ریاست پر اس کے شہریوں کی حفاظت اور انہیں سہولیات پہنچانے کا بھی حکم دیا ہے۔ مذہب کے لحاظ سے اسلامی ریاست کے دو طرح کے شہری ہیں۔ وہ یا تو مسلمان ہوں گے یا غیر مسلم، جن کو اقلیت بھی کہا جاتا ہے۔ اسلامی ریاست میں دونوں طرح کے طبقات کے حقوق و فرائض کا تعین ہے۔ اسلام ایک متوازی دین ہے۔ اسلامی احکامات میں جہاں غیر مسلموں پر ان کی جان، مال اور اولاد کے تحفظ کی خاطر جزیہ لگایا ہے تو دوسری طرف غیر مسلموں کو جنگی خدمات سے معافی دی گئی ہے۔ بہت سے شرعی احکام میں مسلم اور غیر مسلم کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ مثلاً شرعی قوانین میں قتل اور دیت کے احکام میں ایک غیر مسلم کا خون مسلمان کے برابر ہے۔ غیر مسلموں کو جہاں مذہبی آزادی دی گئی ہے تو وہی پر ان کو نجی زندگی آزادی کے ساتھ گذارنے کا بھی حق دیا ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ مذاق وغیرہ سے بھی روک دیا گیا ہے۔ آج کے اس دور میں بھی اسلام اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا ضامن ہے۔ اس سلسلہ میں بالخصوص پاکستان کے بارے میں مغربی ممالک کے بہت سے تحفظات ہیں جن میں سے ایک اہم اور توجہ طلب امر یہ بھی ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کو مذہبی اور نجی آزادی حاصل نہیں ہے کیونکہ پاکستانی حکومت عوامی ڈر اور خوف کی وجہ سے ان کے حقوق پورا کرنے سے قاصر ہے۔ یہ وہ سوالات ہیں جن کا آنے والے صفحات میں جواب دیا گیا ہے کہ شریعہ اور پاکستانی قوانین میں غیر مسلموں کو کس قدر حقوق حاصل ہیں۔ باقی رہا پاکستان میں اقلیتوں پر تشدد کے واقعات کا ظہور پذیر ہونا ایسے واقعات ہونے کا ہر گز ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام اور پاکستان اقلیتوں کے حقوق کا مخالف ہے۔ اقلیتوں پر ظلم و ستم کے محرکات میں سے سب سے بڑا محرک یہ ہے کہ پاکستان میں قانون اور آئین کی حکمرانی کا فقدان ہے۔ کوئی بھی ادارہ اپنے حقوق و فرائض ادا نہیں کر رہا ہے۔ پاکستان میں غیر مسلموں پر بھی کئی مظالم کے واقعات رپورٹ ہو چکے ہیں۔ انہی واقعات کو لے کر اسلام دشمن این جی اوز اور ادارے پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں۔ وگرنہ آئین پاکستان کو دیکھا جائے تو غیر مسلموں کو آئین پاکستان میں بے پناہ مراعات حاصل ہیں۔ آنے والے صفحات میں شریعہ اور پاکستانی آئین کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کا جائزہ لیا جائے گا۔ دین اسلام نے غیر مسلم اقوام کے لئے مراعات اور ان کے حقوق کے لیے عقیدے کی آزادی، عبادت گاہوں کی تعمیر کی آزادی، حرمت جان و مال، تحفظ عزت، آزادی تحریر و تقریر، حق ملکیت جیسے بے پناہ حقوق دیے ہیں۔ اقلیتوں کو مذکورہ بالا حقوق کے ساتھ ساتھ قرآن مجید نے بہت ہی واضح انداز میں اللہ کے پسندیدہ دین کا اعلان کیا۔ فرمایا:

ان الدین عنداللہ الاسلام۔" [1]"

"بے شک اللہ کے نزدیک سب سے بہترین دین، دین اسلام ہے۔"

خلاق عالم کے ہاں پسندیدہ دین مذہب اسلام ہے۔ قرآن مجید اسلام کی حقانیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب وادیان کے احترام اور رواداری کی بات کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر ادیان کے بانیان کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا۔

"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ[2] "

"اے مسلمانوں، ان لوگوں کو مت گالیاں دو جو کہ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔"

جہاں تک بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ اسلام اشتراک عقیدہ اور وحدت کی بات کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام تو دوسرے مذاہب کو مشترک اقدار اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ آیت قرآنی ہے۔

" قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا۔"[۳]

"اے اللہ کے رسول فرمادو کہ آو اس بات کی طرف جو تمہارے اور ہمارے مابین برابر ہے یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔"

شریعہ قوانین میں ذمی کا مفہوم۔

شریعت اسلامی میں اقلیتوں کے لیے "ذمی" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ "ذمی" کا لغوی معنی کچھ یوں بیان کیا گیا ہے۔

"الذمة عبارة عن العهد فی اللغة و تفسیر ایضا بالامان وباالضمان وسمیالمعاهدذمیا نسبة الی الذمةبمعنی العهد"[4]

"لغت میں ذمہ عہد کے معنی سے ماخوذ ہے۔ جن کی تفسیر امان اور ضمان سے بھی کی جاتی ہے اور معاہدہ کرنے والے کو ذمی اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی نسبت بھی ذمہ کی طرف یعنی عہد کی طرف ہے۔"

ذمی ایک شرعی اصطلاح ہے۔ مختلف فقہاء نے اس کی تعریف ااپنے نکتہ نظر سے بیان کی ہیں۔ جیسا کہ حنفی فقہاء نے ذمی کی تعریف کچھ یوں کی ہے۔

"الذمة فی الشرع وصف یعیسربه الانسان اهلا لما له و علیه"[۵]

"شرع میں ذمہ ایک وصف ہے جس کی بناء پر وہ اپنے حقوق و فرائض کی ادائیگی کا اہل بن جاتا ہے"۔ (فرائض کی ادائیگی اور حقوق کی وصولی کا اہل بن جاتا ہے)۔

اسلامی لٹریچر اور کتب میں غیر مسلموں کے لئے اہل الذمہ اور ذمی کا لفظ بولا جاتا ہے جبکہ عصر حاضر میں غیر مسلموں کو اقلیتوں کا نام دیا گیا ہے۔ غیر مسلموں کے لیے مروجہ لفظ اقلیت کا اگر اسلام کے استعمال کردہ لفظ ذمی، اہل ذمہ یا اہل عہد کا تقابل کیا جائے تو ان دونوں اصلاحات سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ لفظ اقلیت بذات خود احساس کمتری ہونے کا تصور پیش کر رہا ہے جبکہ اہل الذمہ میں احترام انسان اور مساوات انسانی کی تصویر جھلکتی ہے۔ پاکستانی قوانین میں اقلیت اور غیر مسلم دونوں الفاظ مستعمل ہیں۔ آئین پاکستان میں غیر مسلم کی تعریف ملاحظہ ہو۔

Non- Muslim means a person who is not a Muslim.[6]

"اقلیتوں سے مراد وہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا ہے۔"

مذکورہ بالا تعریف وسیع ہے۔ لہذا اس تعریف کی رو سے اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ، پارسی، قادیانی، لاہوری گروپ کے امراء (احمدی گروپ) بہائی اور کسی بھی شیڈول کاسٹ سے تعلق رکھتے ہوں وہ اس میں شامل ہیں۔

اسلامی شریعت کے مطابق غیر مسلموں کے حقوق:

ایک اسلامی ریاست میں شریعت کے مطابق جو غیر مسلموں کے حقوق وضع کیے گئے ہیں وہ واضح ہیں۔ دور نبوی کے واقعات و حالات کو مد نظر رکھ کر خلفائے راشدین نے بسنے والے غیر مسلم شہریوں کو ان کے حقوق عطا کیے۔ تا کہ اہل ذمہ جب اسلامی ریاست میں اپنے حقوق و فرائض سر انجام دیں سکیں۔ فقہ اسلامی کی کتابوں میں اہل ذمہ کے حقوق واضح ہیں۔ جب کوئی اسلامی ریاست کسی غیر مسلم کے تحفظ کی ضمانت لے لیتی ہے تو اس وقت اس کو ریاست کی طرف سے مقرر کردہ تمام حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ کاسانی لکھتے ہیں۔

"فان قبلو االذمة فاعلمهم ان لهم ما للمسلمين وعليهم ما على المسلمين"۔[۷]

قبول کر لیں تو ان کو آگاہ کر دینا کہ جو کچھ مسلمانوں کو ملے گا انہیں بھی ملے گا اور جو واجبات مسلمانوں پر عائد ہوں گے وہ ان پر بھی ہوں گے۔

جزیہ (ٹیکس) جو کہ غیر مسلم شہریوں پر لگایا جاتا ہے۔ اس کا معنی بدلہ اور معاوضہ ہے۔ اس سے مراد وہ خاص معاوضہ جو اسلامی ریاست اپنے اقلیتی شہریوں سے ان کے جان و مال، اولاد اور آبرو وغیرہ کے تحفظ کے عوض وصول کرتی ہے۔ دراصل غیر مسلم فوجی خدمات یعنی جہاد سے معافی بھی ہے اور ان پر زکوۃ کے احکامات بھی نہیں نافذ ہیں۔ جبکہ مسلمان شہریوں جو کہ صاحب نصاب ہیں ان پر جہاد اور زکوۃ دونوں چیزیں فرض ہیں۔ امام راغب اصفہانی نے جزیہ (غیر مسلم شہریوں پر ٹیکس) کی تشریح میں لکھا ہے کہ

"یہ وہ مخصوص ہے جو غیر مسلم شہریوں سے وصول کی جاتی ہے اور اسے جزیہ بھی کہا جاتا ہے اس کا مقصد اقلیتوں کے جان، مال اور عزت کا تحفظ ہے۔"[۸]

اس طرح غیر مسلم شہری اسلامی ریاست میں تھوڑا سا سا جزیہ (غیر مسلم شہریوں پر ٹیکس) ادا کر کے بہت زیادہ شہری، ملکی، سیاسی اور مذھبی سہولت حاصل کر لیتے ہیں جزیہ (غیر مسلم شہریوں پر ٹیکس) بھی صرف ان لوگوں پر لگایا جاتا ہے جو یہ رقم ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ پاکستان میں اقلیتوں کو قانونی طور پر بہت سے حقوق حاصل ہیں۔ شریعہ قوانین میں غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ پاکستان میں غیر مسلموں کو بہت سی رعایات حاصل ہیں۔ پاکستان کے بانی قائداعظم نے کئی تقاریر میں کہا تھا کہ اس اسلامی ریاست میں مسلم اور غیر مسلم دونوں رہیں گیں۔ جیسا کہ ایک محقق بیان کرتے ہیں کہ قائداعظم کو یہ بات بخوبی پتہ تھی کہ پاکستان کو فلاحی ریاست بنانے کے لئے یہ لازم ہے کہ ریاست کے تمام شہریوں اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔[۹]

پاکستان کے معروضی حالات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کے لئے کثیر تعداد میں قوانین موجود ہیں۔ مگر پاکستان میں ان قوانین پر عمل اور ان کا اطلاق ایک اہم مسئلہ ہے۔ جس کی بدولت مغربی اقوام کو اعتراض کا یہ موقع مل جاتا ہے کہ پاکستان میں تو غیر مسلموں کو حقوق بھی نہیں دئے جاتے۔ جہاں کہیں غیر مسلم پر تشدد کیا جاتا ہے اسکا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا ہے۔ پاکستانی آئین اقلیتوں (غیر مسلموں) کے حقوق کی آئینی ضمانت دیتا ہے۔

آئین میں اقلیتوں کے لیے جو ضمانتیں دی گئی ہیں ان متعلقہ دفعات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

According to the Constitution of Pakistan, there is no discrimination in the rights of ethnic and linguistic minorities in Pakistan. They are treated equally and with the same legal status.

پاکستان کے آئین کے مطابق پاکستان میں نسلی اور لسانی اقلیتوں کے حقوق میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ان سب کے ساتھ برابری کی سطح کا برتاو کیا جاتا ہے اور اسی قانونی حیثیت کے ساتھ۔

عصر حاضر میں دفاعی اور ملکی ضروریات کی تکمیل کی غرض سے حکومت کی طرف سے عائد انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، لیوی ڈیوٹی وغیرہ سے کی جاتی ہے جبکہ یہ ٹیکسز تمام مذہب سے تعلق رکھنے والے شہریوں سے لئے جاتے ہیں۔ اس لیے جزیہ (غیر مسلم شہریوں پر ٹیکس) کے نفاذ کے حوالے آج فیصلہ اسلامی ریاست کی مقننہ نے کرنا ہے۔ اسلامی نکتہ نظر سے ان دونوں ٹیکسز میں سے غیر مسلم صرف ایک ہی ٹیکس ادا کریں گیں۔ مفتوحہ علاقوں کے حوالہ سے بھی عصر حاضر میں یہی فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ وہ ایک ہی قسم کا ٹیکس ادا کریں۔ ان لوگوں کو فقہ اسلامی کی اصطلاح میں اہل الذمہ کہتے ہیں۔ یہ وہ غیر مسلم شہری ہیں جو مسلم ریاست کے ذمہ میں آجاتے ہیں۔ شرعیہ قوانین میں اقلیتوں کو جس طرح کے حقوق اور سہولیات میسر ہیں۔ ان کا ذکر اختصار کے ساتھ قرآن مجید کی روشنی میں ملاحظہ ہو۔

مذہب اور عقائد کی آزادی:

مملکت اسلامیہ میں اقلیتی برادری کو جس طرح کی سہولیات اور حقوق میسر ہیں۔ ان میں سے سب اہم حق عقیدے اور مذہب کی آزادی سر فہرست ہے۔ چنانچہ ذمی بے دھڑک کسی رکاوٹ اور اذیت کے بغیر اپنے دین کے شعائر پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ یہ آزادی قرآن کریم نے انہیں دی ہے۔ کلام ربانی ہے۔

"لااکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی"۔[۱۰]

"دینی معاملے میں کسی پر کوئی سختی نہیں ہے، ہدایت، گمراہی کے مقابلے میں بالکل واضح ہے"

اس آیت میں خالق کائنات نے غیر مسلموں کے ساتھ کسی قسم کی زبردستی کی تاکید نہیں کرتا ہے۔ بلکہ ان کو ان کے مذہب اور دین پر قائم رہنے کی تلقین کرتا ہے، تاکہ وہ اپنے مذہب کے مطابق اسلامی ریاست میں اپنی مذہبی رسومات ادا کر سکیں۔ اور ارشاد فرمایا:

"افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین"۔[۱۱]

"اے محبوب کیا آپ ﷺ لوگوں کو اس بات پر مجبور کروگے کہ وہ مومن بن جائیں۔"

جبر واکراہ سے نہ ہی آپ ﷺ کسی کو کو مسلمان کر سکتے ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ اس کے مکلف ہیں۔

اسلامی ادوار کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے جو بھی معاہدات ہوئے ان میں ان پر مذہبی پابندی کی کوئی شق شامل نہیں تھی۔

"جتنے عہد نامے (معاہدے) غیر مسلموں سے کئے گئے ان میں جہاں ان کی حریت، ذات اور تحفظ مال کو تسلیم کیا گیا ہے وہاں ان کے عقائد (مذہب) اور شعائر کی آزادی بھی مانی گئی ہے۔"[۱۲]

رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران کو جو معاہدہ کیا تھا وہ اس پر دلالت کرتا ہے۔اس کے مندرجات میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"لا تهدم لهم بيعة، ولا يخرج لهم قس ولا يفتنواعن دينهم "۔[۱۳]

"غیر مسلموں کے گرجا گھروں کو نہ مسمار کیا جائے، کسی پادری کو نہ نکالا جائے، انہیں ان کے دین کے بارے میں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کیا جائے۔"

عبادت گاہوں کی تعمیر کی آزادی:

جہاں تک انہیں عبادت گاہیں تعمیر کرنے اور ان کی مرمت کرنے کی اجازت کا جواز ہے، تو یہ مسئلہ چار پہلوؤں پر محیط ہے اور ممالک کی تقسیم اس طرح ہو گی:

۱. ایسے ممالک وعلاقہ جات جس کے لوگ اسلام لے آئیں۔
۲. ایسے ممالک وعلاقہ جات جن کو مسلم اقوام نے آباد کیا، جیسے بصرہ اور کوفہ۔
۳. ایسے ممالک وعلاقہ جات جنہیں مسلمانوں نے بزور شمشیر فتح کیا۔
۴. ایسے ممالک وعلاقہ جات جن کے اہل (لوگوں) نے مسلمانوں سے صلح کر لی۔

الشربینی نے اپنی تصنیف مغنی المحتاج میں بڑی وضاحت سے اس بات کو بیان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

"وبناء معابداهل الذمة يختلف باختلاف هذه الاقسام فالبلاد التى اسلم عليها اهلها كاليمن، والبلاد التى مصرها المسلمون، يمنع اهل الذمة ان يحدثوافيها بيعة او كنيسية"۔[۱۴]

"اہل ذمہ کی عبادت گاہوں کی تعمیر کا مسئلہ اسلامی ممالک کی اس تقسیم کے اختلاف کے اعتبار سے مختلف ہے۔ چنانچہ ایسے ممالک جہاں کے باشندے اسلام لے آئے ہوں جیسا کہ یمن ہے اور ایسے ممالک جو مسلمانوں نے آباد کئے ہوں (جیسے بصرہ اور کوفہ) وہاں پر ذمیوں کے لئے کوئی عبادت گاہ یا چرچ بنانا ممنوع ہے"

رسول کریم ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کے بارے میں لکھا ہے۔

"لايفتنوا عن دينهم" ۔[۱۵]

"انہیں ان کے دین کے بارے میں کوئی گزند نہ دیا جائے۔"

خود بہت سے مسلم حکمرانوں نے غیر مسلموں کو امان اور حفاظت کی ضمانت لکھ دی جیسا کہ خالد بن ولید نے حیرہ کی فتح کے موقع پر کیا:

(یعنی ان کے گرجے اور کلیسے منہدم نہیں کیے جائیں گے نہ اہیں ناقوس بجانے سے روکا جائے گا نہ ان کے تہواروں پر انہیں صلیب نکالنے پر منع کیا جائے گا)[16]

حرمت جان و جسم:

حرمت جان و جسم سے مقصود یہ ہے کہ ان کے جسموں پر مارپیٹ، تشدد اور اہانت کے طور پر زیادتی نہ کی جائے۔ چاہے انہوں نے مالی واجبات کی ادائیگی میں تاخیر ہی کیوں نہ کی ہو۔ اس سلسلے میں ایک واقعہ کا ذکر مناسب ہو گا۔

"ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف گئے تو دیکھا کہ کچھ لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کر کے سزا دی جارہی تو آپ نے ان کا جرم پوچھا تو آپ کو ان کے بارے میں بتلایا گیا کہ یہ لوگ جزیہ نہیں دیتے ہیں۔ جس پر حضرت عمر بن خطاب نے انہیں فی الفور رہا کرنے کا حکم دے دیا۔[17]"

اس طرح کے متعدد واقعات تاریخ کی کتب میں مرقوم ہیں جو اہل ذمہ کے جسموں کی حرمت پر دلالت کرتے ہین اور دولت اسلامیہ کی رعیت ہونے کی حیثیت سے ان کے تحفظ کو واجب قرار دیتے ہیں کہ ان پر جسمانی تشدد نہ کیا جائے گا۔ غیر مسلموں کی زبان، تہذیب و ثقافت، اور سماجی روایات کا تحفظ بھی اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

آرٹیکل ۲۸: شہریوں کے کسی بھی حصے کو الگ زبان، یاثقافت کی فروغ دینے اور ان کی زبان، یاثقافت کو فروغ دینے کے لئے اداروں کے قیام کی ضمانت ہے۔[18]

غیر مسلم شہریوں کے قتل کی ممانعت:

قتل ایک انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قران مجید نے ایک انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل سے تعبیر کیا ہے۔ انسان ہونے میں مسلم اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں۔

"مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا[19]"

"جس نے کسی بھی شخص کو بغیر جانی بدلہ یا فساد پھیلانے کے علاوہ قتل کیا ہو تو اس نے گویا کہ سب لوگوں کو مارا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں انسان کا ذکر ہے جس میں مسلمان اور غیر مسلمان دونوں برابر ہیں۔ اللہ تعالی نے ایک انسان کے قتل کی وجہ سے اس پر جنت کو حرام قرار دیا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے۔

"اگر کوئی مسلم شخص، کسی غیر مسلم کو قتل کرے گا تو اللہ تعالی نے اس کے بدلہ میں اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔"[20]

کلام باری تعالی میں انسانیت کے قتل کی بہت مذمت آئی ہے۔ اللہ تعالی کے ہاں ایک انسان کا خون اتنا محترم ہے کہ اس کو سب لوگوں کے قتل کا نام دیا گیا ہے۔ اور کسی ایک انسان کو قتل سے بچانے کو پوری انسانیت کے تحفظ کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

" وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا "[21]
"اور جس نے ایک شخص کو مرنے بچایا یعنی زندگی دلائی تو گویا کہ اس نے سب لوگوں کو زندگی دلوائی ہے۔"

مذکورہ آیت میں انسانیت کے خون کی بات کی گئی ہے۔ انسان ہونے میں تمام مذاہب عالم کے انسان برابر ہیں۔ مذکورہ آیت میں انسانیت کے قتل کی بات کی گئی ہے۔ انسان میں غیر مسلم اور مسلم دونوں شہری برابر ہیں۔ اقلیتی برادری کے لواحقین کو بھی قصاص اور دیت کا حق دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

"اے ایمان والو، قصاص تم پر لازم کر دیا گیا ہے۔ آزاد شخص کے قتل کے عوض آزاد، غلام کے عوض غلام، عورت کے مقابلہ میں عورت کو ہی قتل کیا جائے گا۔"[22]

کچھ احکام ایسے بھی ہیں جو مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے برابر ہیں۔ مثلاً حق قصاص لینے میں مسلم وغیر مسلم شہری کے مابین کوئی فرق حاصل نہیں ہے۔ جیسا کہ امام جصاص لکھتے ہیں:

"قتل کیے گئے ذمی شخص (غیر مسلم شہری) کے بدلے میں قتل کرنے والے مسلمان کو قتل بھی اسلامی ریاست پر فرض ہے۔ کیونکہ (عمومی حقوق میں) ایک مسلم شہری اور غیر مسلم شہریوں کے مابین کوئی امتیاز نہیں ہے اور قصاص کے حوالہ سے ان کے مابین کوئی فرق نہیں ہے۔ قتل کی صورت میں قصاص کا حکم دونوں پر جاری ہو گا۔"[۲۳]

پاکستان میں قانون کا اطلاق سب پر جاری ہوتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی خاص مذہب کے ماننے والوں کے لئے کوئی رعایت نہیں ہے۔

آرٹیکل ۲۵: ان کی ذات، جنس یا مذہب سے بالاتر ہو کر تمام شہریوں کے لئے قانون کے برابر تحفظ کی ضمانت دیتا ہے،[۲۴].

ایک غیر مسلم کے جرم بدلہ دیگر اقلیتوں سے لینے کی ممانعت:

جو شخص بھی جرم کرتا ہے قانون شریعہ کی روشنی میں سزا کا مستحق بھی وہی ہے۔ کسی بھی شخص کے جرم کا بدلہ کسی دوسرے شخص سے نہیں لیا جاسکتا ہے۔

" وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ "[25]

"ہر جو شخص بھی کماتا ہے اس کا بوجھ اس کے سوا کسی دوسرے پر نہیں ڈالا جائے گا ایک شخص کا بوجھ دوسرے شخص پر نہیں ڈالا جاسکتا ہے۔"

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غیر مسلموں پر کسی بھی قسم کی زیادتی جائز نہیں ہے۔ کسی بھی نسل، رنگ اور قبیلہ کی بنیاد پر ریاست شہریوں کے مابین فرق نہیں کر سکتی ہے۔ اسی کے متعلق پاکستانی قوانین میں ایک ارٹیکل ہے۔

"Article 33: States that the State shall discourage parochial, racial, tribal, sectarian and provincial prejudices among the citizens.[26]"

"دفعہ ۳۳ میں کہا گیا ہے کہ مملکت ریاست میں کسی طرح کے نسلہ، خاندانی، فرقہ واریت، اور علاقائی وصوبائی نفرت اور تعصب کو پروان چڑھانے کی کبھی بھی حوصلہ شکنی نہیں کرے گی."

مزید دفعہ ۲۲۷ میں کہا گیا ہے کہ قرآن مجید کی رو سے شہریوں کے مابین فرق کرنا درست نہیں ہے۔

اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ اس حصہ میں (آرٹیکل) میں سماجی شہری یا شہریوں کی حیثیت سے ان کی حیثیت برابر ہے[۲۷]."

غیر مسلموں کا مال لوٹنے یا چرانے کی ممانعت:

اسلام میں چوری ویسے بھی حرام ہے۔ چاہئے مال مسلمان کا ہو یا غیر مسلم کا ہو اسلامی ریاست پر یہ فرض ہے کہ غیر مسلم کے اموال کی حفاظت کرے ۔ مثلاً جن مذاہب میں شراب اور خنزیر حلال ہے تو اگر کسی مسلمان نے غیر مسلم سے یہ تلف کر دیا تو اس کے لئے فقہاء لکھتے ہیں۔

"ویضمن المسلم قیمة خمرة و خنزیرة اذا تلفه"[۲۸]

"مسلمان کسی غیر مسلم کے شراب اور خنزیر کے تلف کئے جانے کے سبب، اس کی قیمت کا تاوان ادا کرے گا۔"

اقلیتی (شہری) کے قتل کا تاوان:

قران مجید میں قتل انسانیت کے بارے میں یا تو قصاص کا حکم ہے یا پھر دیت کا حکم ہے۔ اس جگہ پر بھی قرآن مجید نے مسلمان اور غیر مسلم ریاست کے باسیوں کے مابین کو فرق نہیں کیا۔ دیت کی رقم جو مسلم شہری کے لئے ہے وہی غیر مسلم شہری کے لئے رکھی گئی ہے۔۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَن يَصَّدَّقُوا-------------------------"[29]

"یہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مومن کو غلطی سے قتل کرے اور جو بھی غلطی سے قتل کرے تو اس کے بدلے ایک مومن غلام کو آزاد کرے گا اور اس کے گھر والوں کے لئے دیت ہے۔ اور اگر وہ دشمن قوم سے ہو تو پھر بھی ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے۔ اور اگر معاہد قوم سے ہو تو پھر اس کے ورثاء کے لئے دیت اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے۔"

زمانہ جاہلیت میں دیت (تاوان) کا نصاب یعنی اس کی قیمت سو اونٹ تھی۔ جب اسلام آیا تو اسلام نے بھی یہی رقم رکھی۔ یعنی قاتل ایک سو اونٹ یا ان کی قیمت مقتول کے ورثاء کو دے گا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ مذکورہ آیت میں مسلمان اور غیر مسلمان دونوں کی دیت شامل ہے۔ جصاص فرماتے ہیں:

"اس آیت میں جہاں اللہ نے مسلمان کی دیت کا ذکر کیا ہے تو وہیں پر عطف کے ذریعے معاہد اور غیر مسلم کے قتل کا تاوان بھی ذکر کیا ہے"[30]

غیر مسلم کی عزت کا تحفظ:

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بے حیائی، فحاشی اور زنا کے بارے میں وعید فرمائی ہے۔ حتی کہ زنا کے بارے حد جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا۔

"الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ" [۳۱]

"زنا کرنے والی عورت اور زنا کر شخص، ان میں ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں۔"

معاشرے میں عدل وانصاف کو برقرار رکھنے کے لئے زنا کی حد کا اجراء غیر مسلم شہریوں پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید کی رو سے زنا (بدکاری) ممنوع وحرام ہے۔ خواہ وہ بدکاری کسی عورت سے کی جائے۔ اس بات سے قطع نظر کہ وہ عورت مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو۔[32]

اسلام میں رعایا اور حاکم کا تصور اس طرح کا نہیں ہے جس طرح قدیم بادشاہت میں پایا جاتا تھا۔ معاشرے کے مختلف لوگوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کئے ہوئے تھا۔ اسلام نے تو غیر مسلم کو عزت وجان ومال کے تحفظ میں مسلم کے برابر اہمیت دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالی نے اقلیتوں سے تمسخر بھی ممنوع قرار دے دیا گیا۔ ارشاد ربانی ہے:

"لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ" [۳۳]

"تم میں سے کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق (ٹھٹھہ) نہ اڑائے، ہو سکتا ہے یہ اس سے اچھا ہو۔"

بلاوجہ غیر مسلم شہری کا مذاق اڑانا اس کی عزت پر حملہ ہی ہے۔ ان کے برے القابات سے پکارنے سے بھی منع کر دیا گیا۔

"وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ" [۳٤]

"اور نہ کسی شخص کو بُرے القاب سے پکارو۔"

برے القابات سے غیر مسلموں کو پکارنا درست نہیں ہے۔ قرآن مجید کا حکم مطلق ہے۔ اور آگے ارشاد ہے:

" وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا" [۳۵]

"اور تم میں سے کوئی فرد کسی بھی فرد کی غیبت نہ کرے۔"

حدِ قذف:

اسلامی ریاست نے فرد کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے جو اقدامات کرنے ہیں ان میں ایک حد قذف کا نفاذ بھی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا" ۔[۳۶]
"اور جو لوگ پاک دامن لوگوں پر تہمت لگاتے ہیں تو اگر ان کے پاس چار گواہ نہیں ہیں تو ان کو اسی درے مارے جائیں اور ان کی گواہی ہمیشہ کے لئے قبول نہ کی جائے۔"

اس آیت کا خطاب بھی عام ہے اور اس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں اگر کوئی شخص غیر مسلم پر تہمت لگائے تو اس کے بدلے میں اس تہمت لگانے والے پر حد قذف جاری ہوگی۔ پاکستان میں ہر شہری کی زندگی اور آزادی کی حفاظت کی ضمانت حاصل ہے۔ اس میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔

"Guaranteessecurityoflife and liberty of every citizen. "[37]

"آرٹیکل ۹: ہر شہری کی زندگی اور آزادی کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے."

اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کی حفاظت بھی ان کو حاصل ہے۔

" آرٹیکل ۳۶: اقلیتوں کی ضمانتوں اور ریاستوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے کہ اسلامی ریاست اپنے اقلیتوں کے حقوق اور ان کے مفادات کی حفاظت کرے گی، یہ حکم صوبائی اور وفاق دونوں پر لاگو ہے".[۳۸].

غیر مسلموں کو معاشی تحفظ:

معاشرے کے نادار اور غریب طبقے کے ساتھ ہمدردی اور ان کی مدد کرنا ایک قومی فریضہ ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

"وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ [۳۹]"
"ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محروم طبقہ دونوں کا حق ہے۔"

یہاں بھی یہ حکم مسلمان اور غیر مسلم دونوں کے لئے ہے۔ یہ بات حکمرانوں کے لئے لازم ہے کہ وہ غیر مسلم نادار اور غریب اشخاص کا خصوصی خیال رکھے۔ ارشاد قرآن ہے:

" وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا" [۴۰]
"اور وہ لوگ مسکین، یتیم اور قیدی لوگوں کو اللہ کی محبت میں کھانا دیتے ہیں۔"

خود رسول کریم نے غزوہ بدر کے غیر مسلم قیدیوں سے جو حسن سلوک کیا، اس کی مثال آج تک نہیں ملتی ہے۔ کیونکہ اللہ نے قرآن میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہدایت دینا تمہارے اوپر فرض نہیں ہے، بلکہ مصلح اور نبی کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔ فرمایا۔

"لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ" [41]

"تمہارے اوپر فرض نہیں ہے کہ ان کو راہ ہدایت پر لانا اور لیکن اللہ جسے چاہئے ہدایت عطا فرمائے۔ اور جو کچھ خرچ بھی بھلائی کے کاموں سے خرچ کروگے تو وہ تمہاری جانوں کے لئے ہی ہے۔"

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ کسی کو زبردستی اسلام میں داخل کرنا ریاست کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ البتہ ریاست ان کی حفاظت کے لئے جزیہ لے سکتی ہے۔ فقہی قوانین میں تو جزیہ لینے کی اجازت حاصل ہے۔ مگر پاکستان میں تو غیر مسلم شہریوں کو خصوصی ٹیکس سے استثناء بھی حاصل ہے:

"Provides safeguards against any special tax, the proceeds of which are to be spent on the propagation or maintenance of any religion other than his own as well ".[42]

پاکستان میں کسی فرد کو ٹیکس کی ادائیگی کا پابند نہیں کیا جائے گا۔ جس شخص کی انکم اس کے دین کے علاوہ کسی دین کی تبلیغ کے لئے خرچ ہوتی ہو۔ اسی طرح ملازمتوں میں بلا تفریق تقرری کا حق بھی پاکستان میں ان کو حاصل ہے۔:

آرٹیکل ۲۷: پاکستان کی سول سروسز میں تقرریوں میں ناانصافی سے حفاظت فراہم کرتا ہے [43].

اقلیتی شہریوں کے املاک کا تحفظ:

اللہ تعالی نے مملکت اسلامیہ کے ذمہ یہ بھی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے مال وجائیداد کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ اللہ تعالی نے ریاست کے شہریوں پر لازم کر دیا ہے کہ وہ ناحق طریقے سے کسی کا بھی مال نہ کھائے۔

" وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ " [44]

"اور تم ناحق طریقے سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ۔"

ناحق اور ناجئز طریقے سے کھانے میں کسی کا مال چوری کرنا، رشوت دینا لینا، ڈاکہ مارنا وغیرہ سب اقسام اس میں شامل ہیں۔ یہاں بھی غیر مسلم کا مال اگر ناحق طریقے سے کھایا گیا ہے تو اس کا احتساب کرنا چاہئے۔ جیسے ایک مسلم، غیر مسلم شخص کی کوئی چیز چوری کرے گا تو اسکی وعید بھی یہی ہے یعنی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ حتی غیر مسلم کے شراب کو اگر کوئی تلف کر دے تو بدلہ میں مسلمان اس کا ضامن ہے۔ جیسا کہ فقہاء لکھتے ہیں۔

"ویضمن المسلم قیمة خمره و خنزیره اذا اتلفه۔[45]"

"مسلمان غیر مسلمان کے شراب اور خنزیر کے تلف کرنے پر اس کی قیمت کا ضامن ہے۔"

سماجی انصاف کی ترقی اور سماجی برائیوں کا خاتمہ کے لئے بھی غیر مسلم کو حقوق حاصل ہیں۔

آئین کے آرٹیکل ۳۷ کو ریاستی ذمہ داریاں یاد کرواتا ہے تاکہ معاشرہ کے درماندہ گروہوں یا علاقوں میں تعلیم اور اقتصادی مفادات کو فروغ دینے اور میرٹ کی بنیاد پر اعلی تعلیم کے حصول کے مواقع فراہم کرے[۴۶] ۔

غیر مسلموں کے لئے انفرادی زندگی گذارنے کا تحفظ:

اسلام نے ہر شخص کو نجی زندگی گزارنے میں مکمل آزادی دی ہے اور یہ آزادی غیر مسلم کو بھی حاصل ہے۔ غیر مسلمان نجی زندگی گذارنے میں مکمل آزاد ہیں۔ نجی زندگی کی آزادی کے بارے میں قرآن فرماتا ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا [۴۷] "
"اے مومنین کی جماعت کسی دوسرے کے گھروں میں بغیر اجازت کے مت داخل ہو۔"

قرآن مجید نے غیر مسلم اقوام کو یہ حق دیا ہے کہ کوئی بھی شخص ان کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول کریم نے بعض صحابہ کو یہودیوں کے گھروں میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں غیر مسلموں کو نجی زندگی کا آزادی سے گذارنے کا حق حاصل ہے۔ پاکستان میں غیر مسلموں کو تمام کے تمام نجی حقوق حاصل ہیں۔ جیسا کہ عوامی جگہوں پر بلا تفریق رسائی غیر مسلموں کو حاصل ہے۔

آرٹیکل ۲۶ عوامی مقامات پر رسائی کے سلسلے میں غیر امتیازی سلوک کی ضمانت دیتا ہے۔[۴۸]

غیر مسلموں کو عدل وانصاف کا حق:

معاشرے میں اس وقت سکون وامن قائم نہیں ہو سکتا جب تک معاشرہ کے افراد کے مابین عدل وانصاف قائم نہ ہو۔ اللہ نے انبیاء کرام کو آسمانی کتاب کے احکام کے نفاذ اور عدل وانصاف کے فروغ کے لئے مبعوث فرمایا۔ ارشاد باری تعالی

"لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ"[۴۹]

"تحقیق ہم نے رسل کو نشانیاں دیکر بھیجا اور انہیں کتاب بھی عطا کیا اور ترازو بھی دیا تاکہ وہ لوگوں کے مابین انصاف قائم کر سکیں۔"

عدل وانصاف کے ذریعے سے معاشرہ میں امن قائم ہوتا ہے۔ معاشرہ میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں کا آپس کے ذاتی معاملات پر جھگڑا ہونا ایک فطرتی عمل ہے۔ ان کے مابین انصاف قائم کرنے کے لئے لازم ہے عدل وانصاف کے حوالہ سے مذہب کے لحاظ سے تفریق نہیں کرنی چاہئے۔ مذہب سے بالاتر ہو کر انصاف کرنا اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ ایک مقام پر قرآن مجید کے نزول اور رسول کریم کی بعثت کا مقصد ہی عدل وانصاف کا قیام ہے۔[۵۰]

مسلم ریاست میں غیر مسلموں کو عدل وانصاف کے حوالہ سے مکمل آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنے خلاف اٹھنے والے الزامات کا دفاع بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے ہر فورم پر اپنی اپیل دائر کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

ہر شخص کا یہ حق ہے کہ ان کے جھگڑوں اور اختلافات کی صورت میں اس سے برابری کی سطح اور انصاف والا معاملہ کیا جائے۔ اس ضمن میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں۔

"Article 4: States that it is the inalienable right of every citizen to enjoy the protection of law."

آرٹیکل ۴: ریاست ہر شہری کو قانون کے مطابق تحفظ دینے کی ضمانت دیتی ہے۔

غیر مسلموں کے مذہب کا تحفظ:

اسلام تحمل وبردباری اور دوسرے مذاہب کے احترام کا حکم دیتا ہے۔ اسلام میں جبر نہیں ہے۔ فرمایا

" لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ " [٥١]

"دین کے معاملے میں کوئی اکراہ نہیں۔"

ایک جگہ پر اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ایمان اور کفر اختیار کرنے میں آزادی دی ہے۔[52]

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"تم یہ فرمادو کہ میں اللہ کی اخلاص ہو کر اپنے دین کی عبادت کرو۔ تم جس کی چاہو عبادت کرو،"[53]

رسول کریم نے دیگر انبیاء کرام کے ساتھ اپنے اپنے دین کی ترویج کے لئے بہت ہی کوشش کی۔ مگر اللہ تعالی نے مذہب اختیار کرنے کے بارے میں آزادی دی ہے۔ رسول کریم کو اللہ تعالی نے کوئی محافظ (نگہبان) بنا کر نہیں دیا۔[٥٤] اسی طرح ایک اور مقام پر قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو روئے زمین پر سب لوگ ایمان لے آتے تو کیا آپ ان لوگوں کو مجبور کر سکتے ہو[٥٥] مذہب اختیار کرنا ہر فرد کا انفرادی اختیار ہے۔ ریاست میں موجود غیر مسلم شہریوں کو کوئی بھی شخص مجبور نہیں کر سکتا کہ اسلام یا کوئی اور مذہب قبول کریں۔ قرآن مجید نے دوسرے ادیان اور ان کے بانیان کو گالیاں دینے سے منع کر دیا ہے کیونکہ پھر جواباوہ لوگ بھی اللہ کی ذات کو برا بھلا کہیں گیں [٥٦]

اسلام نے دوسرے مذاہب کے احترام کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید نے غیر مسلم کی عبادت گاہوں کو گرانے سے منع کر دیا گیا ہے[٥٧] رسول کریم کے معمولات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے تو حالت جنگ میں بھی ان کے عبادت گھروں کو گرانے سے منع کر دیا ہے۔ آپ نے غیر مسلم اقوام کے ساتھ جہاد کرنے کے بارے میں بھی اصول بیان فرمائیے۔ آپ نے حتی کہ یہ بھی حکم ارشاد فرمایا کہ مذہبی عبادت گاہوں کے راہبوں کو قتل نہ کیا جائے۔

نتائج بحث:

- تمام ادیان میں سے اللہ تعالی کے ہاں دین اسلام پسندیدہ دین ہے۔ دین اسلام تمام ادیان کے ساتھ مذہبی ہم آہنگی کا درس دیتا ہے۔

- اسلامی مملکت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ ہر طبقہ کے جان و مال اور آبرو کی حفاظت کو یقینی بنائے۔
- اسلامی ریاست ویسے تو خوشحال غیر مسلم اقوام سے جزیہ لے سکتی ہے۔ اگر غیر مسلم اقوام کے حالات ناگفتہ بہ ہوں تو ان کی بیت المال سے بھی مدد کی جاسکتی ہے۔
- پاکستان میں قانونی طور پر تو غیر مسلم طبقات کو بہت سی مراعات حاصل ہیں۔ مگر حقیقی معنی میں ان پر عمل در آمد نہیں ہو رہا ہے۔
- پاکستان میں بہت سے واقعات میں غیر مسلموں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ لیکن اسلامی تعلیمات اس کے برعکس ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

۱. ریڈیو، ٹیلی ویژن، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے احترام انسانیت کا شعور پیدا کیا جائے۔
۲. مذہبی منافرت، مذہبی دہشت گردی، تعصبات، ملکی، لسانی، نسلی، علاقائی اور فرقہ وارانہ نفرتوں کا قلع قمع کیا جائے۔
۳. مذہبی رواداری، تحمل، بردباری کا درس دیا جائے۔
۴. قانون کے اطلاق میں مسلم اور غیر مسلم کے درمیان فرق کو ظاہر کرنے کے لئے علمائے کرام کو اس میں کردار ادا کرنا چاہیئے۔

حوالہ جات

[1] آل عمران::۸۵

Āli ʿImrān:85

[2] الانعام:۱۰۸

al-ʾAnʿām:108

[3] آل عمران:۶۴

Āli ʿImrān:64

[4] افریقی، محمد، لسان العرب، بیروت، دار صادر، (۱۹۸۶ء) ج ۵، ص ۵۹۔

Africi, Mohammad , Lisan al-ʻArab, bairout,Dara Sadir,1986,vol 5 ,p59

[5] ملا خسرو، محمد بن فراموز، مراۃ الاصول فی شرح مرقاۃ الوصول، مطبعۃ العامرہ، (۱۳۰۹ء)، ج ۲، ص ۴۳۴۔

Mulla Khosrow , Murat al-Asul fi Sharh Marqaat al-Wusbal, Matabat al-Amira,1309 Hijri,vol 2,p 434

[6] The Constitution of Pakistan, 1973

[7] الکاسانی، علاؤالدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، بیروت، (۱۴۰۲ھ)، الناشر دار الکتاب العربی، ج ۷، ص ۱۰۰

Al-Kasani, Alauddin Abi Bakr bin Masoud, Badiʼ al-Sinaʼi fi sharʼi al-Shariah, Beirut, (1402 AH), Al-Nasher Dar al-Kitab al-Arabi.vol 7, p100

[8] اصفہانی، امام راغب، مفردات الفاظ القرآن، کراچی، میر محمد کتب خانہ، سن ندارد، ص ۹۱

Isfahan, Abul-Qasim al-Hussein bin Mufaddal, Mufradāt alfāẓ al-Qurʾān, Karachi, Mir Muhammad kutab khana, Sun Darhad, p. 91

[9] کرم حیدری، ملت کا پاسبان، کراچی، قائد اعظم اکیڈمی، ۱۹۸۳ء، ص ۲۸۹

Karam Hydari, Pasban of the Nation, Karachi, Quaid-e-Azam Academy, 1983, p. 289

[10] البقرہ:۲۵۶

al-Baqärah:256

[11] یونس:۹۹

Yūnus: 99

[12] رئیس احمد جعفری، اسلامی جمہوریت، لاہور، (۱۹۶۸ء)، ادارہ ثقافت اسلامیہ، طبع اوّل، ص ۱۷۱۔

Rais Ahmad Jafari, Islamic Democracy, Lahore, (1968), Institute of Islamic Culture, First Edition, p. 171

[13] سجستانی، ابوداود سلیمان، سنن ابی داوٗد، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ج ۳، ص ۱۶۷، رقم حدیث ۳۰۴۱

al-Sijistānī, Abū Dāwūd (Dā'ūd) Sulaymān ibn al-Ashʿath, Sunan Abu Dāwūd, Beirut, Darahiya al-Trath al-Arabi, vol. 3, p. 167, hadith number 3041

[14] محمد بن احمد شربینی، مغنی المحتاج، بیروت، ۱۳۹۸ھ، دارالفکر، ج ۴، ص ۲۵۳۔

Muhammad bin Ahmad Sharbini, Mughni al-Muhtaaj ila Ma'rifati Ma'ani Alfaadh al-Minhaaj, Beirut, 1398 AH, Dar al-Fikr, vol. 4, p. 253.

[15] البلازری، احمد بن یحییٰ بن جابر، فتوح البلدان، قاہرہ، مصر، (۱۳۱۹ھ)، ص ۶۴

al-Balādhurī, Aḥmad ibn Yaḥyā ibn Jābir, Futūh al-Buldān, Cairo, Egypt, (1319 AH), p.64.

[16] امام ابویوسف، کتاب الخراج، مصر (۱۳۲۶ھ)، مطبعہ الجامعہ السلفیہ محمدیہ، طبع اول، ص ۸۴۔

Abū Yūsuf Yaʿqūb, Kitāb al-kharāj, Egipt (1326 AH), Jamia al-Salafiyyah Muhammadiyah, First Edition, p. 84.

[17] ابویوسف، کتاب الخراج، ص ۱۲۵۔

Abū Yūsuf Yaʿqūb, Kitāb al-kharāj,p125

[18] Constitution of Pakistan1973, The National Assembly of Pakistan,2018, section 18

[19] الانعام:۳۲

al-ʾAnʿām:32

[20] النسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب، سنن النسائی (مترجم علامہ وحید الزمان)، کراچی، قرآن محل، مطبع سعیدی، ج ۳، ص ۴۳۶۔

Al-Nasāʾī, Abū ʿAbd al-Raḥmān Aḥmad ibn Shuʿayb ibn , Sunan al-Nasa'i (translated by Allama Wahid al-Zaman), Karachi, Qur'an Mahal, Muttaba Saidi, vol. 3, p. 436

[۲۱] الانعام:۳۲

al-ʾAnʿām:32

[۲۲] البقرہ:۱۷۸

al-Baqarah:178

[۲۳] رازی، احمد بن علی، احکام القرآن، بیروت، مطبعہ الجامعہ السلفیہ،، (۱۳۳۵ھ) ج۱، ص ۱۶۴

Al-Jaṣṣās, Abū Bakr Aḥmad ibn, Aḥkām al-Qur'ān, Beirut, Jamia al-Salafiyya Press, (1335 AH) Volumul 1, p. 164

[24] Ibid. P.161

[۲۵] الانعام:۱۶۴

al-ʾAnʿām:164

[26] Constitution of Pakistan1973,section 33

[27] Ibid. P. 272

[۲۸] حصکفی، علاؤالدین، در مختار، کراچی، ایچ ایم سعید، ۱۳۳۵ھ، ج۳، ص ۲۷۳

Ḥaṣkafī, Muḥammad ibn ʿAlī, Durr al-mukhtār , Karachi, HM Saeed, 1335 AH, vol. 3, p. 273

[۲۹] النساء:۹۲

an-Nisā: ʾ92

[۳۰] جصاص، ابو بکر، احکام القرآن، ۳/۱۲۳

Al-Jaṣṣās, Abū Bakr Aḥmad ibn, Aḥkām al-Qur'ān,3/123

[۳۱] النور:۲

an-Nūr:2

[۳۲] مودودی، ابوالاعلی، تفہیم القرآن، لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲/۳۲۱

al-Mawdūdī, Abū al-Aʿlā, Tafhim ul-Qur'an, Lahore, Tameer insaniat publisher, 2/321

[۳۳] الحجرات:۱۱

al-Ḥujurāt:11

[۳۴] الحجرات:۱۱

al-Ḥujurāt:11

[35] الحجرات:۱۲

al-Ḥujurāt:12

[36] النور:۴

an-Nūr: 4

[37] Constitution of Pakistan1973.186

[38] Constitution of Pakistan1973,section 36

[39] الذاریات:۱۹

aḏ-Ḏāriyāt: 19

[40] الانسان:۸

al-ʾInsān:8

[41] البقرہ:۲۷۲

al-Baqārah:272

[42] Constitution of Pakistan1973,.138.139

[43] Ibid. P.183

[44] البقرہ:۱۸۸

al-Baqārah:188

[45] حصکفی، در مختار، ج۳، ص ۲۷۳

Ḥaṣkafī, Durr al-mukhtār ,3/273

[46] Constitution of Pakistan1973,. P.185

[47] النور:۲۷

an-Nūr:27

[48] Ibid. P.183

[49] الحدید: ۲۵

al-Ḥadīd:25

[50] النساء:۱۰۵

[51] البقرہ:۲۵۶

al-Baqārah:256

[52] الکہف:۲۹

al-Kahf:29

[53] الزمر:۱۴۔۱۵

az-Zumar:14-15

[54] الانعام:۱۰۷

al-ʾAnʿām:107

[55] یونس:۹۹

Yūnus:99

[56] الانعام:۱۰۸

al-ʾAnʿām:108

[57] الحج:۴۰

al-Ḥajj:40